انڈس کوہستان کے دارد شین قبائل کا نظامِ ویش

تحریر: رازول کوہستانی

10 – 13 مئی 2024

انڈس کوہستان کے مشرقی حصے میں درہ مداخیل/بٹیڑہ سے لے کر بھاشا، چھلاس اور داریل/تانگر تک کی بڑی اقوام میں شین، یشکن، کمین، چھلِیس، گبارہ اور بٹوچہ شامل ہیں جبکہ مغربی حصے میں دو بڑے قبیلے منی اور مندری کے کئی ذیلی قبیلے، تحتانی شاخیں اور خیلیں پائی جاتی ہیں جو دوبیر، پٹن، کیال، سیو اور پوری کھندیا وادی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ پہلے یہ علاقے ایک ضلع پر مشتمل تھے آج کل تین اضلاع پر مشتمل ہیں۔

انڈس کوہستانی میں نظام ذات پات

نظام ذات

اُلسِیا

پھقیر

شِینڑ
یشکُنڑ
کسینڑ
چھلِیس
گبارہ
بٹوچہ

سرخلی
جولا
ڈوم
اکھر
مہانڑ
گجر
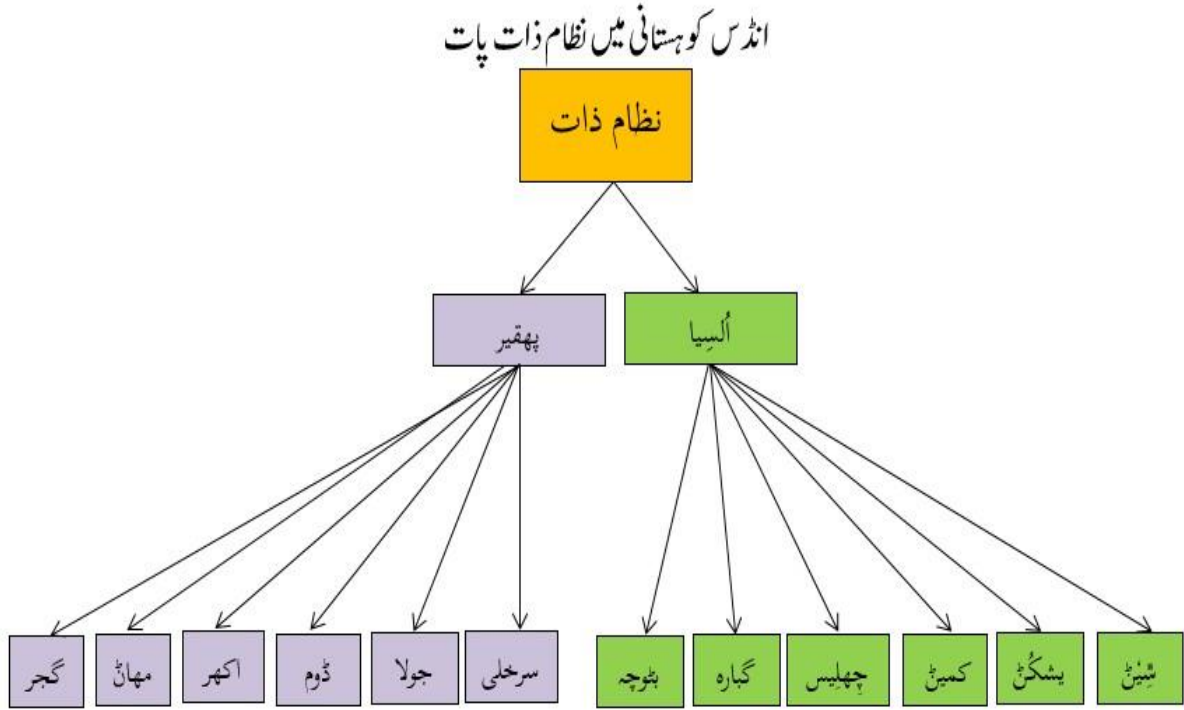
رازول کوہستانی، 1998- شینڑ، یشکُنڑ و کسینڑ قبائل اور ان کا نظام معاشرت

سگاس/جرگہ کا روایتی ڈھانچہ

شینا میں سگاس، بِیاک، ژرگہ (جرگہ)، توروالی میں یرَک اور پشتو، فارسی، ترکی میں جرگہ کے معنی مجمع، عوام، اُلس، پنچایت اور مشورہ کے ہیں۔ پختون، بلوچ، مری، تاجک، ہزارہ اور دارد قبائل میں جرگہ کے اصطلاحی معنی سے مراد ایک ایسی روایتی تنظیم کی ہے جو اپنے سماجی نظام کے تحت معاشی، سماجی، علاقائی اور دفاعی معاملات و مسائل کو قبیلوں اور لوگوں کی مربوط مشاورت اور شراکتی تنظیمی دائرہ میں حل کرے، علاقائی دفاع کا بندوبست، رواجی قوانین کا اجرا، ضبط و کنڑول، وسائل کی تقسیم، بندوبست و استعمال اس کے دائرہ کار میں شامل ہیں۔

قبائلی معاشرت میں جرگہ کی روایتی تنظیمی ساخت وشکیلی عناصر کی ترکیب اور وظائف زیادہ تر قرابتی، معاشی ، سماجی، ماحولیاتی اور جغرافیائی حالات کے تحت متعین ہوتے ہیں۔ قبیلوں کی کثیر الا گروہی روایتی تنظیم قبیلائی حلقوں یا دائروں کے اتحاد اور اشتراک سے تشکیل پاتی ہے۔ خاندان اپنی نسبی خیلوں، قبیلائی گروہوں، ذیلی حلقوں،، پھلیوں اور پاڑوں سے پہچانے جاتے ہیں۔

انڈس کوہستان کے داردوں کے ہاں دو قسم کے قبیلائی گروہ پائے جاتے ہیں:

1۔ اندرونی گروہی قبیلہ جو خاندان اور خیل کی خونی نسبت سے تشکیل پاتا ہے؛

2۔ بیرونی گروہی قبیلے (علاقائی گروہی قبیلے) جو علاقے اور قدرتی وسائل کی تقسیم واستعمال کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں۔

ان نسبی اور علاقائی گروہوں کے بننے، ٹوٹنے اور بدلنے کی صورت ہمیں بعد از 10 ویں صدی عیسوی سے نظر آتی ہے۔ یہ عمل بڑے بڑے علاقائی اتحاد سے چھوٹے چھوٹے علاقائی اتحادوں میں منتقل ہوتے رہے ہیں۔ جیسے کولئی، پالس اور جلکوٹ کی تین وادیوں کی مشترکہ علاقائی تنظیم، پھر کولئی وادی کا الگ ہونا اور تین سو سال تک پالس اور جلکوٹ کا متحد رہنا اور بعد از 1800ء کے جلکوٹ اور پالس کے قبائل کا الگ ہونا۔ چنانچہ ہمیں یہ تینوں صورتیں اور ان کے قبیلائی دائروں کی سماجی و معاشی تشکیل سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ وسائل کی تقسیم اور استعمال کی بنیاد پر کس طرح علاقائی قبائلی اتحاد کی تشکیل ہوئی اور کس طرح ان میں تبدیلی آتی رہی۔
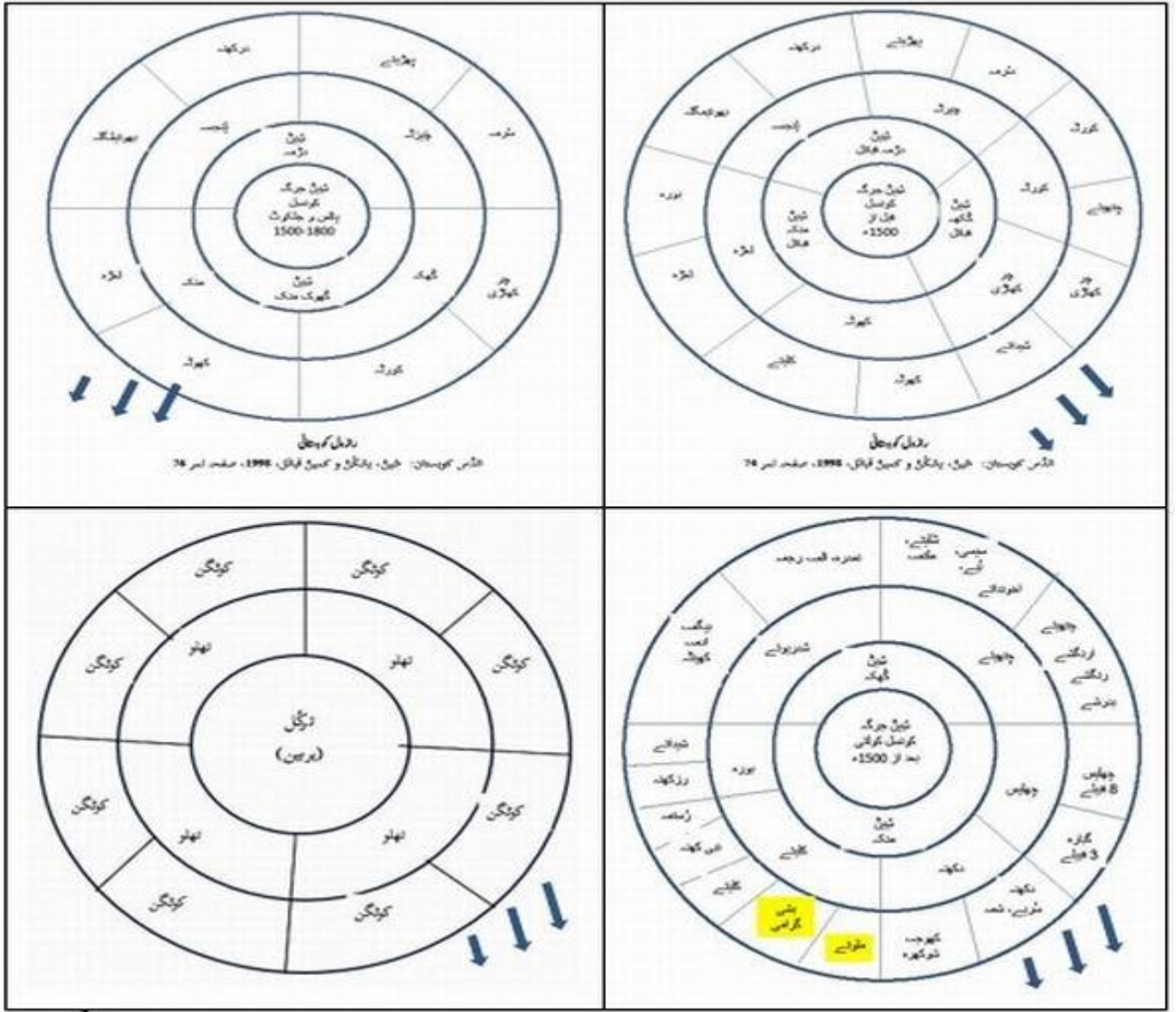
ہر روم (علاقہ جیسے کولئی، پالس، جلکوٹ، ہربین، داریل، تانگر) کی اپنی اپنی علاقائی سگاس (کونسل) یا جرگہ تنظیم ہوتی ہے اور کئی روم مل کر ایک بڑے رقبہ یا علاقہ کی جرگہ تنظیم یا سگاس (کونسل) کے اتحاد کی بنیاد رکھتے ہیں جیسا کہ ماضی بعید میں استو، چھلاس، دریل، تنگر، ہربین، جلکوٹ، پالس اور کولئی میں اس قسم کی تنظیمی کونسلیں پائی جاتی تھیں۔ ایک بڑی علاقائی روایتی تنظیم یا جرگہ کونسل کا اتحاد علاقائی اور معاشی بنیادوں پر استوار ہوتا ہے جس میں کسی ایک قوم یا ذات کی بجائے مختلف نسلیاتی گروہ یا قبیلے منظم پائے جاتے ہیں۔ اس قسم کی سگاس یا جرگہ تنظیم میں شین، یشکن، کمین ، چھلییس، گبارہ اور بعض وادیوں میں کئی دوسرے نسبی گروہ منظم یا ضم پائے جاتے ہیں۔

شین دار د قبائلی معاشرت میں سگاس/ جرگہ کی روایتی تنظیمی ساخت اور تشکیلی عناصر کی ترکیب اور وظائف زیادہ تر قرابتی، معاشی ، ثقافتی، لسانی، ماحولیاتی اور جغرافیائی حالات کے تحت متعین ہوتے ہیں۔ یہ عناصر سماجی تنظیمی ڈھانچے کو گروہی انحصاری کے تحت مضبوط اور فعال بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کی اصل بنیاد خاندان اور خاندان کی توسیع شدہ شکل یعنی خیل ہے جو اس کی وسیع اور مربوط اکائی سمجھی جاتی ہے کیوں کہ کئی اندرونی یا بیرونی خیلیں مل کر ایک بڑا علاقائی اتحاد قائم کرتے ہیں جس کے تحت وسائل کی تقسیم اور دفاع ذمہ داریوں کا تعین کیا جاتا ہے۔

ویش کی تعریف

شینا زبان میں بیٹی/تھلو یا پھر ویش کے لغوی معنی مشترکہ قدرتی وسائل بانٹنے اور تقسیم کرنے کے ہیں اور اصطلاحی معنی سے مراد ایک ایسا روایتی معاشی نظام ہے جس میں ایک خاصاور متعین قاعدہ کے تحت کسی وادی یا علاقہ میں آباد قبیلوں میں قدرتی وسائل (زرعی زمین، پانی، بانڈو، جنگلات، جنگلاتی آمدن) ایک خاص مدت کے لیے تقسیم کیے جائیں۔ بقول فریڈرک بارتھ [1] معاشی وسائل کی تقسیم اور استعمال کا یہ نظام ماضی میں کئی آریائی لسانی گروہوں میں بھی پایا جاتا تھا۔

> "The system of re-allotment: The principle on which this system is based is quite simple, and accurse among other Indo-European speaking people (Pathans, Baluchis, ancient Celtic and German tribes".

دارد قبائل کے ہاں پائے جانے والے نظام ویش کے متعلق کئی بڑے محققین[2] جن میں Jan Ovesen, ؛ Karl Jettmart, 2008 1984; Jurgen Wasim Frembgen, 1999; Dr. Ahmad Hasan Dani, 1991; Zarin and Schmidt, 1984; Are Knudsen, 2009) شامل ہیں، کا یہ کہنا ہے کہ دار قبائل نے یوسفزئی قبائل سے نظام ویش مستعار لیا ہے۔ یہ کہنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ یوسفزئی قبائل کے نظام ویش کی تشہیر بہت ہو چکی تھی، اس لیے جہاں کہیں قدرتی وسائل کے ویش کا نظام دوسرے قبائل کے ہاں نظر آیا تو فوراً کہا گیا کہ یہ نظام یوسفزئی قبائل سے مستعار لیا گیا ہے حالانکہ باقاعدہ طور پر دارد قبائل کے نظام ویش کا سماجی مطالعہ تاحال کہیں ہوا ہی نہیں اور اگر سطحی طور پر ہوا بھی تو اس پر یوسفزئی ویش کی چھاپ لگائی گئی ہے۔

انڈس کوہستان کے شین دارد قبائل میں روایتی تنظیمی ساخت یا ڈھانچوں کا ارتقائی عمل مختلف ادوار اور شکلوں میں سامنے آتا ہے، یعنی ماقبل 1500ء، بعد از 1500ء اور پھر بعد از 1800ء کے۔ ان لوگوں میں ویش کا نظام بھی انہی بنیادوں پر استوار رہا ہے۔ یہ تنظیمی ڈھانچے یا گروہواری حلقے کم و بیش 25 سے 30 پشتوں یا پیڑھیوں کے وقفوں میں بنتے اور بدلتے رہے ہیں۔

انڈس کوہستان، چھلاس، داریل، تانگیر اور مغربی کوہستان میں کھندیا، پٹن اور دوبیر وادیوں میں بھی یہ نظام رائج رہا ہے اور تاحال سوائے زرعی زمین کے اب بھی کارآمد سمجھا جاتا ہے۔ یہی نظام سوات میں یوسف زئی قبائل کے ہاں بھی قائم رہا ہے اور اسی بنیاد پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ دارد لوگوں نے یہ نظام پختونوں سے لیا ہے جو شاید درست نہیں۔

یوسفزئی پختون سوات میں 1500ء عیسوی میں وارد ہوئے اور یہاں کے قدرتی وسائل پر قبضہ کیا اور پھر یوسفزئی دانشور شیخ آدم ملی نے یہاں پختون ویش کا نظام قائم کیا۔ اس کے برعکس شین دارد قبائل کے ہاں یہ نظام پختونوں کی سوات میں آمد سے قبل رائج تھا اور صدیوں سے اس نظام کے تحت یہ لوگ انڈس کوہستان سے استوار

---

[1] F. Barth, 1956, P-31.

[2] Karl Jettmart, 2008. Petroglyphs as Evidence for Religious Configurations. Originalveröffentlichung in: Journal of Asian Civilizations 31, 2008, S. 65-146; Jurgen Wasim Frembgen, 1999. Indus Kohistan: An Historical and Ethnographic Outline. Central Asiatic Journal. Edited by Giovanni Stary; Muhamddam Manzar Zarin and Ruth Laila Schmidt, 1984. Discussion with Hariq: Land Tenure and Transhumance in Indus Kohistan. Lok Virsa, Islamabad; Professor Emeritus Dr. Ahmad Hasan Dani, 1991. History of Northern Areas of Pakistan. National Institute of Historal and Cultural Research, Islamabad; Jan Ovesen, 1984. On the Cultural Heritage of the Pashai. Anthropos, 79.1984: 397-407; Are Knudsen, 2009. Violence and Belonging: Land, Love and Lethal Conflict in the North-West Frontier Province of Pakistan. NIAS – Nordic Institute of Asian Studies.

تک شین، یشکن اور کمین قبیلائی گروہوں کو منظم رکھے ہوئے تھے۔ اس کی مختلف صورتیں ہمیں تورِوال اور گاؤری قبائل، اشوجو اور کلکوٹی قبائل میں بھی مل سکتی ہیں اگر ان قبائل کے ہاں قدرتی وسائل کے استعمال اور تقسیم کا مطالعہ کیا جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سوات میں یوسفزئی قبائل کی آمد سے قبل سینکڑوں یا ہزاروں سال دارد قبائل بغیر کسی روایتی ڈھانچہ اور روایتی انتظامِ وسائل کے یہاں رہتے ہوئے ایک منظم طریقہ سے قدرتی وسائل استعمال کرتے رہے ہوں۔

ویش کے حرکی اثرات

شین قبائل کے ویش کے مطالعہ سے ان کے نظام ویش کے جو چیدہ حرکی اثرات/ مقاصد سامنے آتے ہیں ان میں مندرجہ ذیل زیادہ اہم ہیں[3]:

- ہیٹی/ویش کا نظام قرابتی اور علاقائی قبیلائی اتحاد و شناخت کو مضبوط اور قائم رکھتا ہے جس سے علاقائی سماجی تنظیمی نظام متحرک رہنے میں مدد ملتی ہے اور قبیلائی گروہی تنظیمی دائروں میں مسابقت کا عمل تیز ہوتا ہے؛
- اس کے تحت قبیلوں اور گھرانوں میں وسائل کی منصفانہ تقسیم عمل آتی ہے [4]۔ قدرتی وسائل کے حقوق کے تحت قبیلوں کے گروہی تنظیمی دائروں میں مضبوط صف بندی قائم ہوتی ہے جس سے مربوط مشاورتی عمل اور سماجی نظام قائم رہتا ہے اور اس کی فعالیت میں اضافہ ہوتا ہے؛
- اس سے علاقائی سطح پر گروہی انحصاری بڑھتی ہے جس سے علاقائی دفاعی نظام مضبوط بنانے میں مدد ملتی ہے اور بیرونی حملہ آوروں کا مل کر مقابلہ کیا جاتا ہے؛
- علاقائی سماجی تنظیموں اور قبیلوں کو مربوط مشاورت کے لیے عوامی پلیٹ فارم مہیا ہوتا ہے جہاں اراکین اپنے روم (علاقہ) کے معاملات سے متعلق اپنے مثبت یا منفی خیالات اور تجربات کا کل کر اظہار اور تبادلہ کرتے ہیں؛
- اس سے قبیلوں کا بہتر معاشی و اقتصادی بندوبست اور انتظام وانصرام عمل میں آتا ہے؛
- ویش کے شراکتی عمل سے گروہی جمہوری رویئے فروغ پاتے ہیں جس سے آمریت کا راستہ روکنے میں مدد ملتی ہے؛
- موسمی نقل مکانی کے لیے ماحولیاتی علاقے مختص کیے جاتے ہیں جس سے گلہ بانی معیشت مضبوط ہوتی ہے؛
- آبپاشی کے لیے بہتر اور مربوط نظام معرض وجود میں آتا ہے اور مل جل کر کم وقت میں زیادہ کام ہوتا ہے؛
- معیشتی استحکام اور علاقائی دفاع کے لیے مربوط ضوابط کا اجرا ہوتا ہے؛

نظام ویش مساواتی یا غیر مساواتی

قدرتی وسائل کے روایتی نظام ویش کے متعلق بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ وسائل کی تقسیم کا ایک مساواتی نظام تھا اور بعض لوگ اس نظام کو بالکل غیر مساواتی نظام سمجھتے ہیں، تاہم اگر ہم 1000ء اور 1600ء صدی عیسوی کے درمیانی عرصہ کا مشاہدہ کریں تو ہمیں نظر آئے گا کہ اس زمانے میں اس سے بہتر نظام میسر نہ تھا جہاں وسائل کے ارد گرد قبیلوں اور گروہوں کو متحد رکھا جاتا۔

---

[3] راز ول کوہستانی، 1998۔ انڈس کوہستان: شین، یشکن و کمین قبائل اور ان کا نظام معاشرت۔

[4] بعض محققین کے نزدیک ویش کا نظام ناقص اور غیر منصفانہ رہا ہے اور بعض کے نزدیک یہ نظام مساوات پر مبنی تھا۔ اس میں یہ دونوں پہلو نظر آتے ہیں۔ ایک غیر منصافانہ پہلو یوسفزئی ویش میں اور دوسرا مساواتی پہلو شین نظام ویش میں۔

شین داردی نظام ویش

مختلف قوموں اور گروہوں میں پہلے پہل ذاتی ملکیت کا کوئی تصور نہ تھا۔ وسائل مشترکہ ملکیت ہوتے تھے جنہیں ایک متعین دورانیہ کے لیے قبیلوں اور گھرانوں میں روایتی قواعد کے تحت تقسیم کیا جاتا تھا۔ یہ مدت 5،10،7 سال ہوتی تھی۔ مدت پوری ہونے کے بعد زرعی زمینیں یا قدرتی وسائل از سر نو تقسیم کیے جاتے تھے۔ اس طرح پہلے کے زیر استعمال قدرتی وسائل، رہائش گاہیں اور زرعی زمینیں قبیلوں میں بدلتی رہتی تھیں۔ وسائل کا انتظام، تحفظ اور کنٹرول مشترکہ ہوتا تھا۔ نظام ویش میں مرد، عورت اور کم عمر بچہ سبھی ساجھ دار ہوتے ہیں تاہم ان کے شیئر (حصے) کی مقدار میں فرق ہوتا تھا۔ لوگوں کا جرگہ یا سگاس (عوامی کونس) اپنے اپنے روم یا علاقہ میں اس نظام کو جاری رکھنے کے پابند ہوتے تھے۔ اس طرح کسی خاص علاقہ ،وسائل اور زمین پر کسی بااثر طبقے یا قبیلہ کا قبضہ ممکن نہ رہتا تھا۔

ویش کا دورانیہ

عام طور پر شینوں کے ہیٹی/ویش کے دورانیہ کی مدت 5 سے 10 سال ہوتی تھی۔ بعض ایسے زرعی قطعات جن کا نہری نظام یا جنگل کاٹ کر نئی زرعی اراضی قائم کی جاتی وہ اس دورانیہ سے مثتثنی ہوتی تھی۔ اس کے استعمال کار 30 سے 40 سال تک اس زمین کو انفرادی استعمال میں رکھتے تھے اور بعد میں اسے ہیٹی/ویش کی گردش میں شامل کیا جاتا۔

چند قبائل میں نظامِ ویش کا دورانیہ

نمبر شمار	قوم/قبائل	نظام	ویش کا دورانیہ	زمین	استحقاق	حصہ دار
1	شین دارد	ہیٹی/ویش	10/7	زرعی زمین	مقامی قبیلے کا جدی پشتی ہو	مرد/عورت/بچہ/بچی
2	مروت، کنڈی	خولہ ویش	10/7	زرعی زمین	مروت/کنڈی قبیلے کا باشندہ ہو	مرد/عورت/بچہ
3	یوسف زئی	ویش	15/10/5	زرعی زمین	مقامی قبیلے کا جدی پشتی ہو	مرد کا برابر حصہ
4	قدیم سواتی	ویش	ایک بار مستقل	تمام زمین	قدیم سواتی قبیلے کا جدی پشتی ہو	مرد کا برابر حصہ
5	بلوچ قبائل[5]	کاریز؟؟؟	20/14/10	زرعی زمین	مرد کم ذات ماں سے نہ ہو	مرد کا برابر حصہ

[5] رابرٹ این پیرسن، ترتیب و تجزیہ فریڈرک بارتھ، ترجمہ ریاض صدیقی۔ 1984۔ مری بلوچ کلچر، ص: 31تا33۔

نظم و ضبط

شین دارد قبائل کے کثیر الا گروہی سماجی تنظیمی دائروں میں وسائل اور روایتی دفاع تنازعات حل کرنے کے لیے ان کی ایک الگ سگاس/ جرگہ کونسل قائم ہوتی ہے۔ جس میں 8 ذیلی قبائل کے 24 زیتو ایک خاص مدت کے لیے متعین کیے جاتے ہیں۔ ان 12، 12 زیتوؤں کے اوپر 2 دو اراکین ہوتے ہیں جنہیں قیئسگر کہا جاتا ہے۔ قیئسگر کسی مسئلہ پر دو بڑے قبائلی گروہوں کے 24 اراکین کا مؤقف سنتے ہیں اور باہمی اتفاق سے کوئی ممکنہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر ان دونوں کا باہمی اتفاق عمل میں نہ آئے تو درپیش مسئلہ بڑے منصف یعنی استمگر کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جس کا کیا جانے والا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔(آج کل کمیٹی کا نام دیا جاتا ہے)۔

استمگر

قیئسگر

قیئسگر

زیتو

زیتو

زیتو

زیتو

8 قبیلے 3X، 3 نمائندگان

زیتو

زیتو

زیتو

زیتو
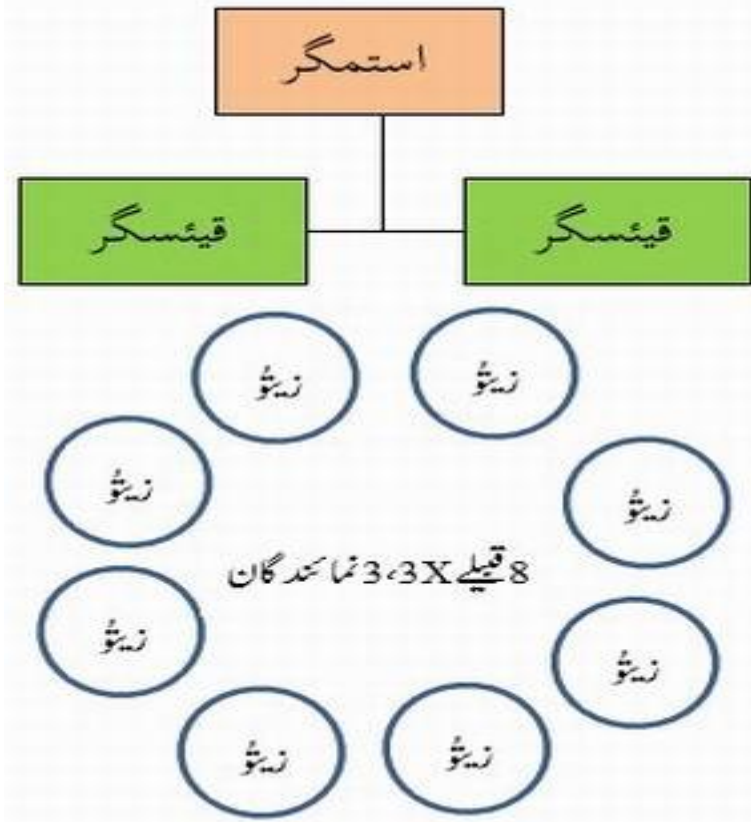
شین دارد اقوام میں وسائل کی تقسیم اور حصہ داری

شین قبائل میں زرعی اراضی کی بیٹی/ ویش کے لیے جب زرعی قطعات کا تعین کیا جاتا تو پہلے مرحلہ میں بڑے بڑے قطعات کو بڑے، پھر ذیلی اور بعد میں تحتانی قبیلائی گروہوں میں باہمی مشاورت سے قرعہ اندازی کے تحت تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے تین مرحلوں کے بعد ان بڑے زرعی قطعات کو خیلوں اور گھرانوں کے مابین رٹ اور رٹو میں منقسم کر کے تقسیم کیا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر ہر خیل کے مرد، خواتین اور بچوں کی تعداد کا تعین کر کے ایک قاعدہ کے تحت ان میں زرعی زمین تقسیم کی جاتی۔ اس میں مرد، عورت، بچہ/ بچی کے شیئرز شامل ہوتے ہیں تاہم ان کے حصوں کی مقدار میں فرق پایا جاتا تھا۔ اس نظام میں مرد کے حصہ کو باگو (پورا حصہ) اور عورت یا بچہ/ بچی ماضی میں چوتھائی، تہائی یا نصف کے حقدار تھے۔ 1000ء سے 1992ء تک تین یا چار بار خواتین او بچوں کے شیئرز کی مقدار میں تبدیلی ہوتی آئی ہے اور آج کل سب برابر ہیں۔

شین داردی ویش میں مرد، عورت اور بچوں کی حصہ داری

شین نظام ویش میں مرد اور عورت کی حصہ داری کی ساج داری میں مقداری امتیاز پایا جاتا تھا جس کی بنیاد سماجی و ثقافتی ہے۔ تاریخی طور پر اس میں ترمیم و اضافہ کا عمل جاری رہا ہے جسے باگوْ، ٹگوْ ، اڑبگو کا نام دیا گیا ہے۔ شین ویش کی روایتی تاریخ کے مطابق گذشتہ 35 پشتوں سے بیٹی/ویش

کا یہ عمل جاری ہے۔ آج کل سوائے زرعی زمین کے باقی وسائل پر اس کا اطلاق ابھی تک لاگو ہے۔

دورانیہ	مرد، عورت، بچہ/بچی کا حصہ	حصہ	پیمانہ
1000ء سے 1500ء	ایک مرد=چار خواتین=چار بچے/بچیاں	1 =4 = 4 (1باگوْ =4 اڑبگو= 4 اڑبگو مساوی ایک باگوْ)	باگوْ، اڑبگو
بعد از 1500ء	ایک مرد= 3خواتین= 3 بچے/بچیاں	1 =3= 3 (1باگوْ =3 اڑبگو=3 اڑبگو مساوی ایک باگوْ)	باگوُ، اڑبگو
بعد از 1800ء	ایک مرد= 2خواتین=2بچے/بچیاں	1 = 2 = 2 (1باگوْ =2 ٹگو= 2ٹگو مساوی ایک باگوْ)	باگوْ، ٹگو
جون 1992ء	ایک مرد=ایک عورت=ایک بچہ/بچی	1 =1 = 1 یکساں شیئر یا باگوْ	باگوْ

اقسام ویش

انڈس کوہستان میں ویش کے تین معروف اصول یا طریقے پائے گئے ہیں[6] ایک ٹنگ ویش، دوسرا ہور ویش اور تیسرا مُشبگو۔ ان میں ٹنگ اور ہور کا طریقہ زیادہ مستعمل رہا ہے۔ مشبگو کا اطلاق بعض حالات میں ہوتا ہے جیسے قلانگ یا کسی مہم میں حصہ لینے والے مردوں کے لیے۔

[6] رازول کوہستانی، 1998۔ انڈس کوہستان: شین، یشکن و کمین قبائل اور ان کا نظام معاشرت۔

شرنگ قبائل میں ویش کی اقسام

مُشبگو
دنئ
دھاڑا
سہر
قلانگ
مرد

ٹنگ ویش
بانڈو
ڈولئ
سہر
بیز
مرد/عورت

ہور ویش
جمل
بانڈو
کھل
ڈولئ
ووٹی
سہر

راتول گوبھاتی-1997
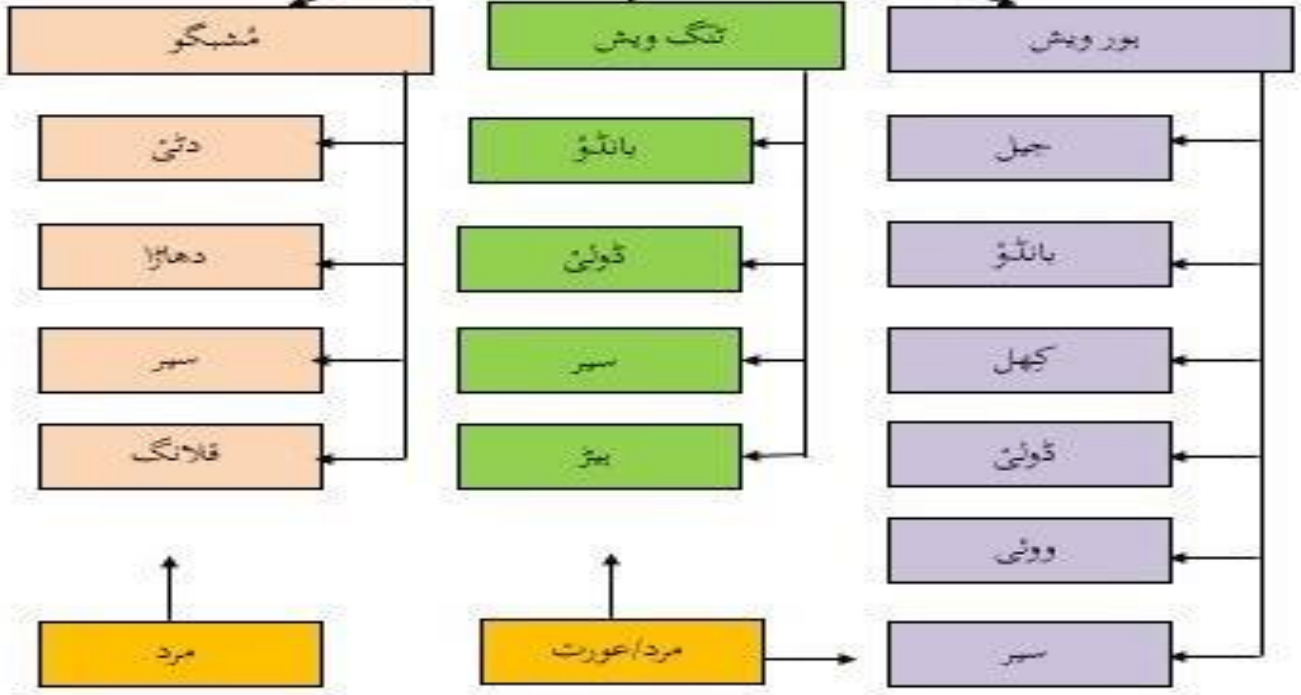
ہور ویش

اس طریقہ میں کسی قبیلہ یا گروہ کے افراد کی تعداد نہیں گنی جاتی بلکہ وسائل قبیلائی گروہواری حلقوں کے ذیلی دھڑوں میں نصف نصف کے اصول پر مساوی تقسیم کیے جاتے ہیں خواہ ایک قبیلہ میں افراد کی تعداد کم ہو یا زیادہ۔ اسے وسائل کی تقسیم میں ہور ہیٹی یا ویش کا قاعدہ کہا جاتا ہے۔ ہور ویش عموماً پہلے تین مرحلوں کے بڑے اور ان کے ذیلی قبیلوں میں عمل میں لائی جاتی ہے۔ خیل اور گھرانوں کے مرحلہ میں عموماً ٹنگ ویش عمل میں لائی جاتی ہے۔

ٹنگ ویش

اس طریقہ میں نصف کے اصول کی بجائے افراد کی تعداد کی بنیاد پر قدرتی وسائل تقسیم کیے جاتے ہیں۔ کسی قبیلہ کی ذیلی سطح پر پائی جانے والی شاخوں میں وسائل کو ہور ویش کی بجائے ٹنگ ویش کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں جب ایک شاخ میں افراد زائد ہوں اور دوسری میں کم ہوں تو ان میں توازن قائم رکھنے کے لیے ویش کا ایک اصول اپنایا جاتا ہے جسے ''چکنائے باگہ'' کہا جاتا ہے۔ چکنائے باگہ ایسے افراد پر مشتمل ہوتے ہیں جو یا تو اپنی ہی دوسری ذیلی خیل سے ان کا تعلق ہو یا پھر ان کا کوئی نسبی تعلق نہ ہو بلکہ علاقائی اتحاد کے تحت شین تنظیم میں ضم ہوئے ہوں اور انہیں توازن کے لیے کسی گروہ میں ضم کیا گیا ہو۔

مُشبگو

مشبگو کے معنی مردانہ حصہ ہے۔ یہ کم حالات ہی میں زیر استعمال ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر محدود اجتماعی آمدن یا قلانگ کی رقم وغیرہ۔ اس میں صرف بالغ مرد کا حصہ گنا جاتا ہے یا وہ مرد جو کسی خاص مہم میں شامل رہا ہو۔

باگوْ

نظامِ ویش میں باگو کے لفظی و اصطلاحی معنی سے مراد بالغ مرد کا حصہ ہے۔1992ء سے قبل یہ حصہ صرف بالغ مردوں کے لیے مخصوص تھا اور خواتین و بچوں کا چوتھائی، تہائی اور بعد میں آدھا حصہ یا شیئرَ شمار کیا جاتا تھا۔ تاریخی طور پر مرد کی جسمانی و دفاعی اہمیت عورت سے زیادہ رہی ہے اس لیے وہ زیادہ حصہ کا حقدار رہا ہے۔ مرد، عورت اور بچوں میں پایا جانے والا یہ امتیاز مختلف قوموں اور نسلوں میں موجود رہا ہے۔

ٹگوْ

شینں نظام ویش میں ایک بالغ مرد کے شیئرَ یا حصے کا نصف مانا جاتا ہے۔ایک دور میں عورت یا بچوں کا حصہ ٹگوْ کہلاتا تھا۔

اڑبگو

اڑبگو ٹگوْ کا نصف اور باگو یعنی ایک حصے کا چوتھائی شمار کیا جاتا ہے۔جون 1992ء کے بعد شینں نظام ویش میں ٹگوْ اور اڑبگو کا حصہ ختم کیا گیا ہے۔

چھک/چِک

کولئی، پالس اور جلکوٹ سے اوپر کی وادیوں یعنی شتیال، ہربین، تھور، تھکوداریل،تانگر وغیرہ میں ٹگوْ کی بجائے عورت کے شیئرَ کو چھک کہا جاتا ہے اور ان علاقوں میں ابھی تک ایک اور دو کا تناسب یعنی مرد کا ایک حصہ اور عورتوں کے دو چھک برابر سمجھے ہیں۔

تُولیْ

مختلف قبیلوں اور قوموں میں تولی یعنی قرعہ اندازی کا طریقہ کار موجود رہا ہے۔ ہیٹی/ویش میں بھی جب بڑے بڑے زمینی قطعات متعین کیے جاتے اور تمام ذیلی قبیلے باہمی طور پر اس پر متفق ہوں تو پھر ان بڑے حصوں کی تقسیم کے لیے بڑے قبیلوں میں قرعہ اندازی کی جاتی ہے۔ جس کا قرعہ پہلے نکلے وہ متعین کیے گئے بڑے رقبہ جات میں سے اپنی پسند کے ایک قطعے کا انتخاب کرتا ہے، اسی طرح دوسرا قبیلہ اور پھر تیسرا یا چوتھا۔ قرعہ اندازی کا یہی سلسلہ مرحلہ وار بڑے سے چھوٹے ذیلی قبیلوں، تحتانی اور پھر خیلوں تک چلتا رہتا ہے۔

دارد قبائل اور پختون ویش کے پیمانوں کی چند اصطلاحات

کولئی، پالس، جلکوٹ (ہیٹی/ویش نظام)	سازین، ہربین، شتیال (تھلو نظامِ ویش)	داریل، تانگر (ہیٹی نظامِ ویش)	سوات، افغانستان، بنوں، میانوالی نظامِ ویش [7]،[8]
اڑبگو (چوتھائی حصہ) ٹگوْ (نصف حصہ) باگوْ (1 حصہ) مُشبگو (مردانہ حصہ) رٹ: زرعی قطعہ رٹو (رٹ کا نصف) ہور (2قبیلوں کا نصف حصہ)	1 تھلو (چھوٹا یونٹ) 850/300 افراد/باگہ 8 تھلو کا ایک رٹ: 1400/1200 لوگ/باگہ 2 رٹ کا ایک کوٹگن 8 کوٹگن کا 1 ترکل (1 ترکل: 24000 افراد)	1 ڈُکر (خاندان/ گھرانہ) 2 ڈُکَر سے 1 کڑی/کٹی 4 کٹی سے 1 تُولیْ 2 تُولیْ سے 1 رٹ	1 نیمکی: برخہ کا نصف حصہ۔ 1 برخہ: دو نیمکی یا 4 پاؤ 1 نیمکی: 2 پاؤ یا 4 میرے خنہ/پچہ: 40 برخہ کا ایک خنہ پیسہ: 1 میرے کا چوتھائی حصہ 1 سڑے مساوی 18 طورہ 4.5 طورہ مساوی 1 پاؤ 1 طورہ مساوی 3 ٹنگہ 1 طورہ مساوی 2 پیسہ 1 پیسہ مساوی 300 کنال

[7] محمد ابراہیم عطایی، خیل او ویش، د اجتماعی علوموعلمی او تحقیقی مرکز د افغانستان د علوموا کیڈمی، ص:35۔

[8] Dr. Adam Nayyar, 1988. Kala Dhaka, Lok Virsa Research Centre, Islamabad.

دارداور پختون ویش کی قسم اور زمین کی اصطلاحات

تفصیل	پختون	شین دارد	تفصیل
ویش	بنیادی نظام		ہیٹی/ویش/ تھلو/ کوٹگن
خولہ ویش، ملاتڑ ویش، شجرہ ویش، لُگے ویش	ویش کی اصطلاحات		(1) ہور ویش، ٹنگ ویش، مُشبگو (2) تھلو، کوٹگن (3) ہیٹی
باڑئی (بڑا زرخیز کھیت)، جبہ، کس، (ندی کنارے زرعی رقبہ)، مائرہ، (لمبائی میں ہموار طویل زرعی قطعہ)، جنگل، ورشو(چراگاہ)	زمین کی اصطلاحات		ڈولیٔ (زرعی کھیت)، کھل (جنگ اور زرعی زمیں کے درمیان غیر آباد رقبہ)، بانڑو (چپٹے پتوں کا جنگل) جیل (تجارتی جنگل)، مالیٔ (گرمائی چراگاہ)

باندڑو کی پیچیدہ ہیٹی/ویش

ہیٹی/ویش کے تحت قبائل کے انفرادی قبضہ روکنے کے لیے ایک مثال ہمیں شین قبائل کے بانڈڑو کی ویش میں نظر آتا ہے۔ بانڈو سے مراد کاؤ/بلوط یا چپٹے پتوں والے وہ جنگلات جو چیڑ، دیودار، کائل کے جنگل اور اصل زرعی زمین کے درمیان واقع ہوتے ہیں جہاں سے ذیلی قبیلوں اور خیلوں کے مال مویشی کے چرنے اور چارہ کے پتے کاٹ کرلاتے ہیں۔

بانڈو کی ویش پہلے بڑے، پھر ذیلی اور پھر تحتانی قبیلوں اور آخر میں خیلوں کے مابین تقسیم ہوئی ہے۔ اس تقسیم کی بنیاد قبیلائی گروہوں کی بنیاد پر عمل میں آئی ہے خیلوں میں افراد کی تعداد پر نہیں۔
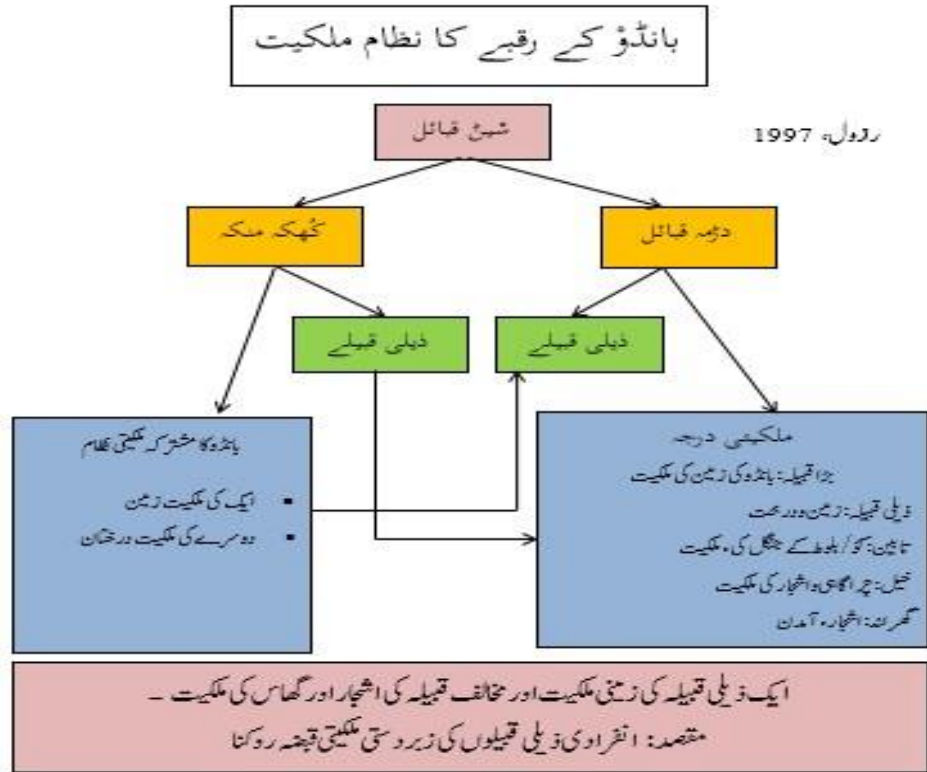
تجارتی جنگلات کی ہیٹی یا ویش

آج سے 60 یا70 سال قبل تجارتی جنگلات کی ویش پہلے 2 دو قبیلوں، پھر ذیلی چ 4 قبیلوں اور آخر میں 8 تحتانی قبیلوں میں عمل میں لائی گئی ہے اور تاحال ہر تحتانی قبیلہ کی مختلف خیلیں اور ان کے اراکین اپنے اپنے تحتانی گروہ میں اپنا اپنا حصہ وصول کرتے ہیں۔ خیلوں میں افراد کے تحت شیئرَ کی تقسیم عمل میں آتی ہے جن کہ تحتانی، ذیلی اور بڑے قبیلوں میں نصف نصف کے اصول پر تجارتی جنگلات کے قطعات تقسیم کیے گئے ہیں۔

تجارتی جنگلات کی روایتی ملکیت اور ویش کے مراحل
(راتول کوہستانی، 1997)

قوم
شِنڑ
حصہ داری
قبیلہ
دڑمہ
کُھوک منک
ہور
ذیلی قبیلہ
پُنجسہ
چیرٹہ
منک
کُھوک
ہور
تابین/ٹل
پھڑیئے
شُرمہ
ہور
ذات
8 خیلیں
باگوٗ ٹگوٗ
میراث
24 تا 35 ذیلی خیلیں
باگوٗ ٹگوٗ
گوش/خاندان
باگوٗ
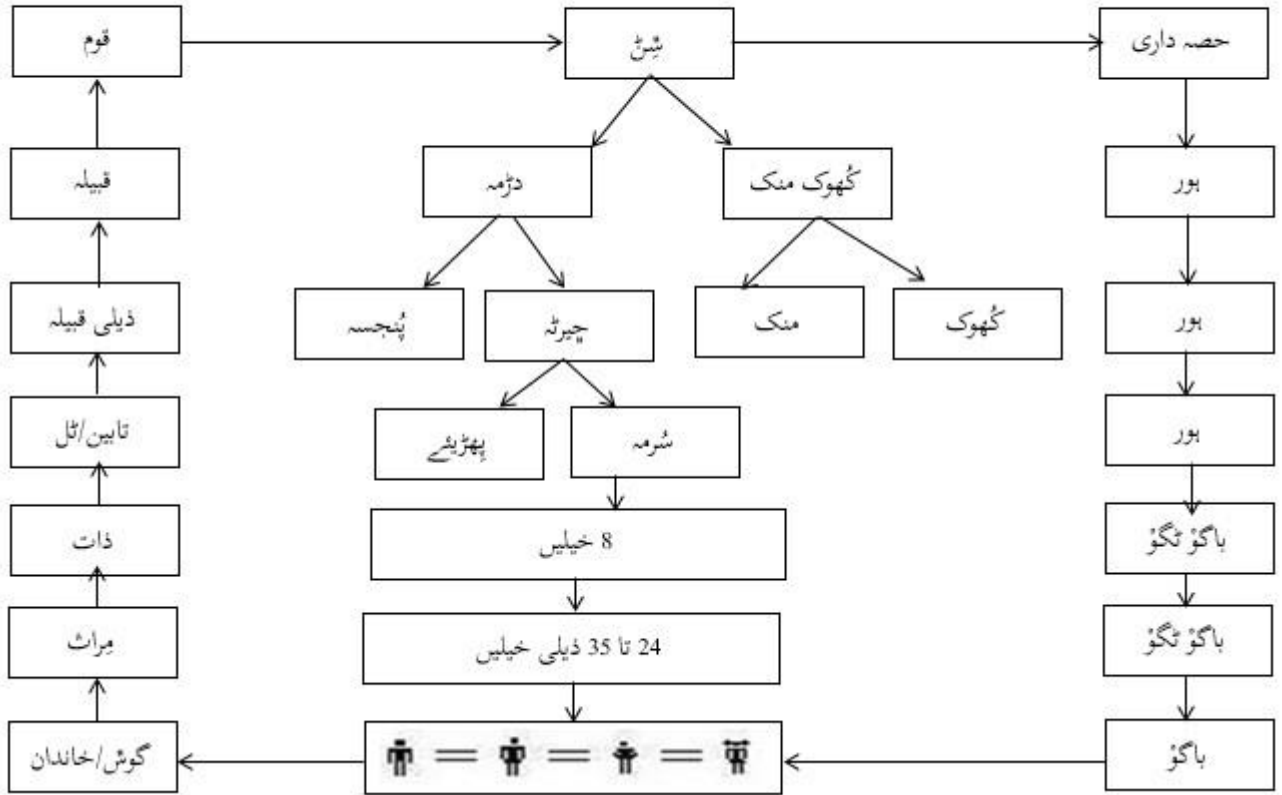
زرعی زمینوں کی ہیٹی/ویش

زرعی زمین کے قطعات کو ابتدائی مرحلہ میں متعلقہ بڑے قبیلائی گروہوں کی تعداد کے مطابق ان کی آمادگی کے بعد منقسم کر کے قرعہ اندازی کے ی بنیاد پر نصف نصف کے اصول پر بڑے، ذیلی اور تحتانی قبیلوں میں ان زرعی قطعات کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر مرحلہ پر قرعہ اندازی سے کام لیا جاتا ہے۔ آخر میں جب خیل یا گھرانوں کی سطح پر ان قطعات کی تقسیم کا مرحلہ آتا ہے تو ان قطعات کو چھوٹے چھوٹے رٹوں اور رٹو میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پھر ہر رٹ یا رٹو میں شیئرز کی تعداد کا تعین کیا جاتا ہے۔ زرخیز زمین کے رٹ میں زیادہ حصے اور کم زرخیز زمین کے رٹ میں کم حصوں کا تعین کیا جاتا ہے اور پھر کسی گھرانہ کے افراد کی تعداد کی بنیاد پر زرعی زمین کے رٹ الاٹ کیے جاتے ہیں۔ (مرد، عورت اور بچوں کے شیئرَ کا ذکر ہو چکا ہے)۔

زرعی زمین کی ویش کے پیمانے

گروہوں، قبیلوں اور گھرانوں میں قدرتی وسائل کی تقسیم کے لیے ویش کے مختلف پیمانے یا اوزان استعمال کیے جاتے رہے ہیں جو زیادہ تر سادہ اور سہل نظر آتے ہیں۔ ویش کے عمل میں رقبہ جات کی پیمائش اور تقسیم کا عمل مختلف درجوں میں بدلتا رہتا ہے۔ زرعی رقبہ جات کا انحصار تقسیم ہونے والے ٹکڑے اور حصہ داروں کے قبیلوں کی شاخوں اور افراد کی تعداد پر ہوتا ہے۔ جب زرعی قطعات ہور (نصف) کی بنیاد پر

تقسیم ہو جائے تو اس کے بعد دوسرے مرحلہ میں ہوریعنی حصہ کو حصہ داروں کی تعداد کے مطابق "رٹ" میں بدل دیا جاتا ہے۔ ایک زرخیز "رٹ" میں16 سے 40 یا پھر جیسا کہ ہربین میں ہے1200 سے1400 شیئر ہو سکتے ہیں اور اس کا انحصار زرعی ٹکڑے کی زرخیز، رقبہ اور مطلوبہ افرادی تعداد پر مشتمل پر ہوتا ہے۔ ہور، رٹ اور رٹو کی جدید پیمانوں کے مطابق تقابلی پیمائش نہیں کرائی گئی اس لیے معلوم نہیں کہ ہور یا رٹ کا رقبہ کس سائز کا ہوتا ہے۔البتہ یہ معلوم ہے کہ پالس میں ایک زرخیز رٹ میں 100 کھلا پیداوار (یعنی 5400 کلو گرام مکئی کی پیداوار ہوتی ہے۔

اگر کسی گھرانہ کے افراد کے حصوں کی تعداد مثال کے طور پر سولہ ہے اور ایک زرعی رٹ بھی سولہ باگو کا ہے تو وہ رٹ اس گھرانہ یا خاندان کے نام ویش میں اسے دیا جاتا۔ کم زرخیز زرعی رٹ (رقبہ) میں کم سے کم 9 شیئر ہوتے ہیں۔ اس طرح گھرانوں کو اناج کی کمی کا مسئلہ نہیں رہتا۔

ویش میں عورت کو شادی سے پہلے باپ کے جدی دائرہ میں اور شادی کے بعد شوہر کے جدی دائرہ میں ویش کا حصہ ملتا ہے۔ شادی کے بعد وہ باپ کے مراعاتی جدی دائرہ سے خارج ہو جاتی ہے۔ شرعی قواعد کے تحت بہن یا بیٹی باپ کی نجی ملکیت میں حصہ دار ہے لیکن عملی طور پر کم ہی لوگ اسے اس کا حصہ دیتے ہیں۔

نظام آبپاشی

نظا ویش میں زرعی رقبہ جات کی آبپاشی کے لیے پانی کے ذرائع، اوقات ،استعمال اور نہری نظام کی تعمیر و بندوبست کا متعین نظام موجود ہے۔ یہ ذمہ داریاں زرعی زمین کی فروخت کے ساتھ نئے مالک کو خود بخود منتقل ہو جاتی ہیں۔ ہر رٹ یا ہور کی آبپاشی کے لیے ایام مقرر کیے ہوتے ہیں جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔ نہر کی تعمیر و مرمت مالکان مل کر مشترکہ طور پر ہشر کے تحت کرتے ہیں۔ بڑی نہروں کی دیکھ بھال کے لیے لوگ ایک آدمی کا تقرر کرتے ہیں۔ اسے ایک بار نہر مرمت کر کے دی جاتی ہے جس کے بعد وہ اسے رواں رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔اسے محنت کے بدلے مکئی کی فصل کی کٹائی پر طے شدہ اناج دیا جاتا ہے۔

کِھل کا استعمال

شین نظام ویش میں اس بات کا اہتمام بھی پایا جاتا ہے کہ لوگ ویش کی گئی زرعی اراضی کے ناکافی کے سبب فاقہ کشی کا شکار نہ ہوں۔ اس کے لیے اس نظام میں انفرادی سطح پر کھل پھوٹون (جنگل کاٹ کر اراضی بنانا) کا مستقل اور واضح طریقہ کار پایا جاتا ہے۔ ایسے گھرانے یا قبیلے ضرورت کی اضافی زرعی زمین کو انفرادی حیثیت میں جنگل کاٹ کر بنا سکتے تھے اور ایسی زمین 24 سے 30 سال تک متعلقہ خاندان کی انفرادی ملکیت میں رہتی تھی اور اس کے بعد اسے ویش کی اجتماعی گردش میں لایا جاتا تھا۔اس دوران وہ آباد کار پہلے سے ملنے والی زرعی زمین پر ہی قائم رہتا تھا۔اس طریقہ سے بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے نئی زمینیں دستیاب ہوتیں اورا اناج کی کمی کے مسائل پر کسی حد تک قابو پانے میں مدد ملتی تھی۔ (آج کل جنگلات کاٹ کر زرعی اراضی بنانے کی ممانعت ہے)۔

شینوں کے نسبی اور علاقائی تنظیمی دائروں میں غیر شین قبیلے

علاقائی گروہی اتحاد کی بنیاد پر قائم ہونے والی روایتی علاقائی گروہی تنظیم کثیر السانی اور کثیر النسبی گروہوں کے اتحاد سے قام ہوتی ہے تاہم ان گروہوں کے نام شین قبائل کے خونی نسبی ناموں یا خیلوں کی بنیاد بنتے ہیں لیکن ان میں علاقائی اتحاد کے تحت غیر شین یعنی یشکن، کمین، چھلیس اور گیارہ شاخوں یا قبیلوں کے لوگ بھی ضم نظر آتے ہیں لیکن ان سب کی شناخت خونی شجروں کی بنیاد سے ہوتی ہے۔ان بڑی ذاتوں یا قوموں کی کئی کئی خیلیں ہوتی ہیں۔ قبائلی معاشرہ میں خیل نسبی اصول پر قائم

ایک تو سیعی قرابتی گروہ ہے جو سماجی دائرہ میں قرابتی اساس پر اپنے افراد کا تحفظ کرتا ہے اس لیے خیل کو خاندان کی وسیع اور مربوط اکائی سمجھا جاتا ہے۔ بہت سی خیلیں مل کر ایک ذیلی گروہ بناتی ہیں اور ذیلی گروہوں کے اتحاد سے علاقائی گروہ وجود میں آتے ہیں۔

شین قبیلوں کے کم و بیش 450 ذیلی شاخوں میں سے چند گروہ اور قبیلے

شین
شریبے
تولیے
کولیے
ڈڑمہ
منکہ
بوٹیے
قلمدیے
مشرکھنیے
سپریے
منیے
بمڈلیے
گرنیے، زبیے
سرکھنیے
بیگشریے
ٹھروجہ
ملوٹے
کھٹکہ
جرکھوڑی
کوروٹہ
کھوڑہ
لڑہ
؟
؟
رمہ
تھکوچہ
گریزی
وزیرائے
پنجسہ
چیرٹہ
بودیوٹے
شرشنگیے
بھوٹیمگلہ
درکھتہ
پھڑیے
سُرمہ
گبوزہ
دوروٹے
13 تحتانی شاخیں
دردیے، مُمریے، دگئیے، بگڈریے، باجریے، گمالیے، گردمنیے، جُلدرائے، سپوٹیے، تسلیے، کلشوریے، اکرمیے، پخیے
کڑہ قبیلہ
بوٹہ
پھکو ڈڑمائے
ڈڑمسگ
ملکے

رازول کوہستانی 1978ء تا 1997ء، ترمیم و اضافہ 2002ء تا 2006ء

بعض یشکن و کمین قبائل جو شینوں کے گروہواری حلقوں میں شامل ہیں۔

کوہستان کا یشکُن قبیلہ اور اُس کی تحتانی شاخیں
یشکُن
کُلیے
شتیے
جُلدرہ
؟
گونہ
بدیے
میتہ
دُدرہ
ہنبکہ
بکلُریے
جھریے
کشرچیے
کھدیے
مہابوئے

رازول کوہستانی، 2006-1997

کوہستان کے کمینڑ قبیلہ اور اُس تحتانی کی شاخیں
کمینڑ
بوجنیے
پخچیے
دنشائے
ملشائے
دمیے
کشریے
شمنائے
آئیک
جگریے
بُکیے
برلیے
رُلیے
پھنیے
سنکے
مشجے
لیمیے
کریمائے
کریے
جکیے
تھکرہ
رمہ
سترہ
باڑہ
سیسی

رازول کوہستانی،2006–1997
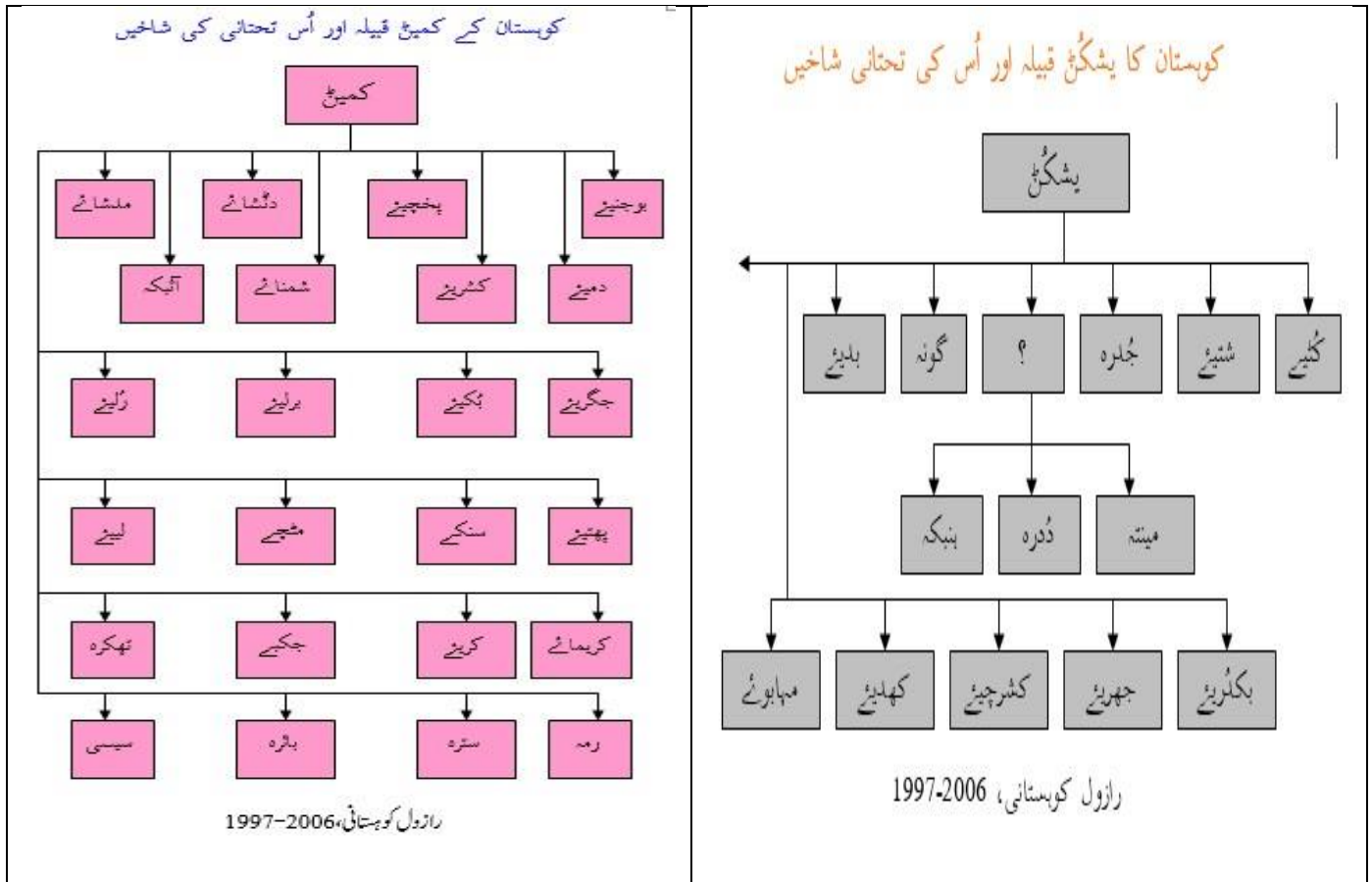
بعض چھلِیس وگبارہ قبیلے جو شینوں کے علاقائی گروہی تنظیم میں شامل ہیں۔
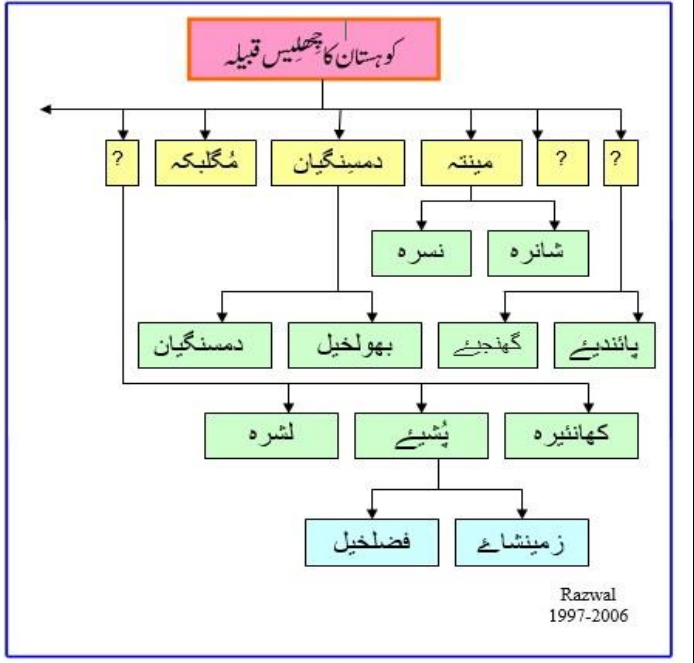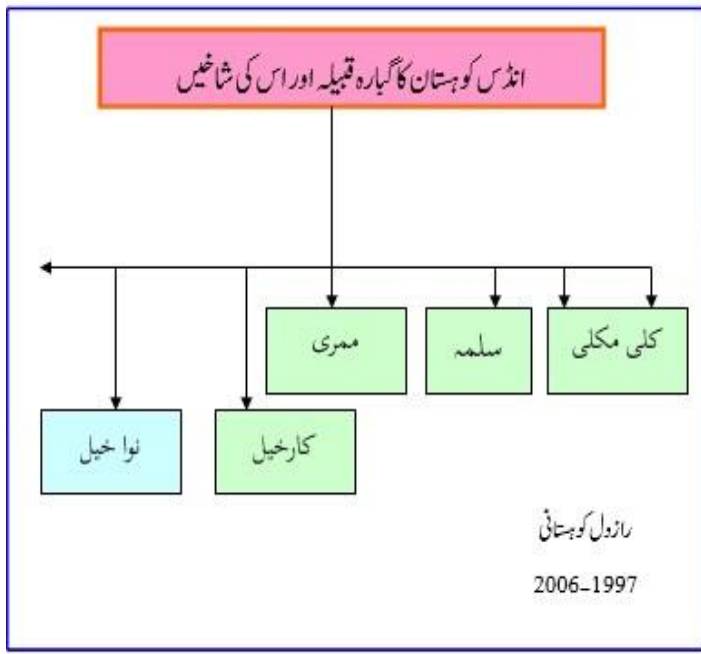
موسمی نقل مکانی

انڈس کوہستان میں موسمی نقل مکانی کا عام رواج پایا جاتا ہے۔ سال میں کم از کم چار مقامات پر طویل یا مختصر قیام کیا جاتا ہے۔ گرمائی موسم میں بلند چراگاہوں پر چار ماہ، مئی اور اکتوبر کا ایک ایک ماہ وسطی جنگل میں تاآنکہ مکئی کی فصل کٹ نہ جائے۔ نومبر سے اپریل تک یا توسنکڑی یعنی دریائی کناروں پر جہاں برف نہ پڑے یا پھر مستقل زرعی علاقہ میں۔ جون سے اختتام ستمبر تک کا دورانیہ خوشحالی، پھولوں، گھی دودھ اور رومانوی و تخلیقی تصور کیا جاتا ہے۔ جتنی بلندی اتنی خوشحالی، آسودگی، پُھولوں کی مہک اور جتنی پستی اُتناؤ ھواں، آمدورفت میں مشکلات، رابطوں میں کمی [9]۔

[9] رازول کوہستانی، 1998۔ انڈس کوہستان: شین، یشکن و کمین قبائل اور ان کا نظام معاشرت، ص: 118، 119۔
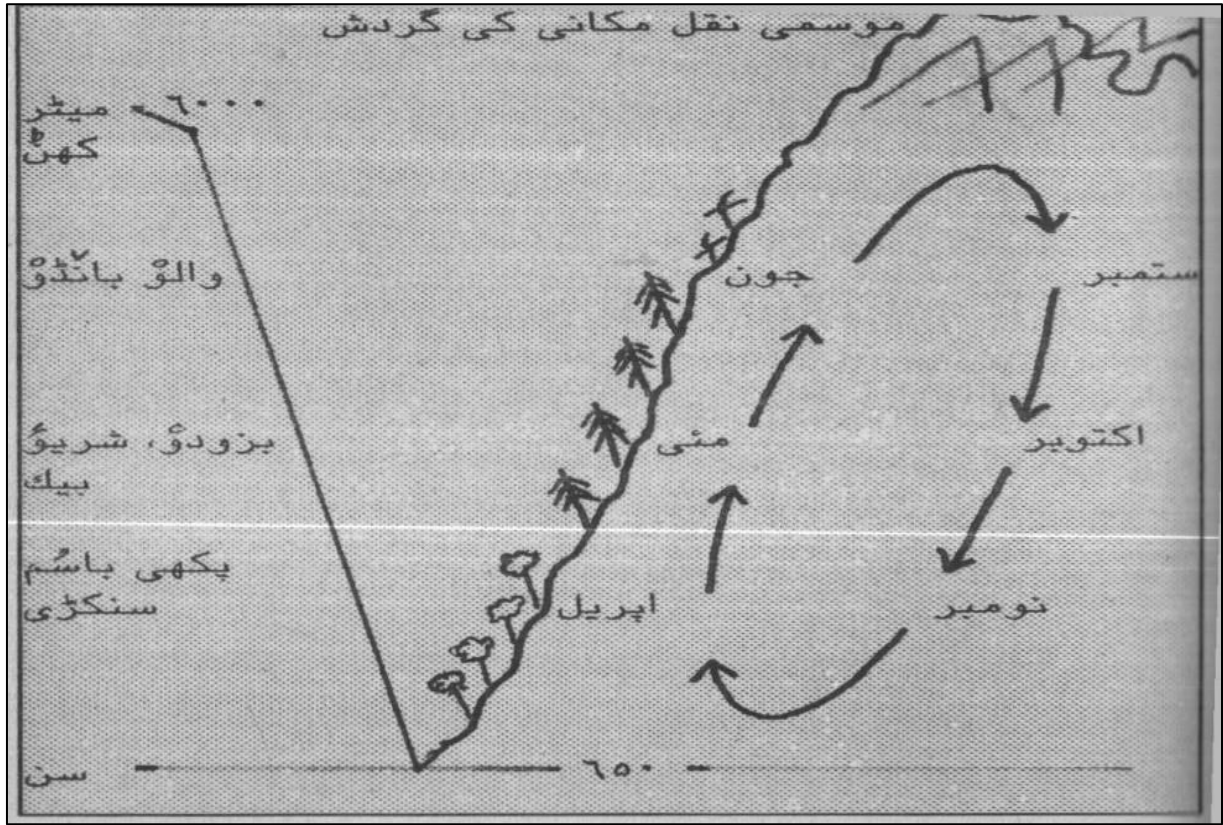
ماخذ: فریڈرک بارتھ، 1956۔ ترمیم واضافہ رازول کوہستانی، 1998

پٹھانوں کے نظام ویش کا مختصر ترین جائزہ

- سوات میں یوسفزئی قبائل کے مشہور مدبر اور ادیب شیخ آدم بن ملی (شیخ ملی) جنہوں نے سوات پر قبضہ کے بعد یوسفزئی قبائل کو متحد اور منظم رکھنے کے لیے 1530ء میں ''ویش'' کا نظام متعارف کروایا[10]۔
- جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ تاریخی طور پر ''ویش'' کا نظام مختلف اقوام میں مقبول رہا ہے۔ **''ویش'' کا یہ نظام جو سوات میں متعارف ہوا، اصل میں پٹھانوں کے ہاں اس سے قبل بھی ''نظام ویش'' موجود تھا جو ''خولہ ویش'' کے نام سے موسوم تھا**۔ پشتون قبائل خولہ ویش کے قانون کے تحت قبضے میں آنے والی زمینیں آپس میں تقسیم کرتے چلے آئے ہیں۔ نیازی پٹھان، مروت، کنڈی اور دیگر پٹھان قبائل ''خولہ ویش'' کے نظام پر عمل پیرا رہے ہیں اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یوسفزئی قبائل کا ''نظام ویش'' پٹھانوں میں تقسیم اراضی کا ایک بالکل نیا روایتی نظام تھا۔
- بنوں میں شیخ فرید کی اولاد خولہ ویش کے تحت زمینوں کی تقسیم پر قائم رہی ہے۔ میانوالی کے قبائل جیسے عیسیٰ خیل، روکھڑی و موچھ کے محین و سرہنگ پٹھانوں و سنبل پٹھانوں میں اپنے بنیادی قبائل میں زمین کی خولہ ویش نہ کرنے سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہوئے۔
- خولہ ویش کا نظام تقریباً پندرہویں یا سولہویں صدی میں ساقط ہو گیا تھا تاہم کنڈی قبیلہ کی شاخ دھانی نے بہت ہی قریب کے زمانے میں خولہ ویش پر عمل کرتے ہوئے اپنے قبیلے میں زمین کی تقسیم کی جبکہ مروت خولہ ویش کے رواج کے حساب سے ہمیشہ سے ہر دس بارہ سال بعد قبیلے کی زمین کو از سرِ نو قبیلے کے افراد کی تعداد کے مطابق تقسیم کیا کرتے تھے[11]۔
- مروت قبائل میں خولہ ویش کے تحت مرد، عورت اور بچوں کا حصہ برابر برابر مقرر تھا اور طویل عرصہ تک یہ طریقہ قائم رہا تاہم بنوچی اور وزیروں کے ہاں یہ نظام روبہ عمل نہیں رہا[12]۔

[10] Akbar S. Ahmad, 1976. Millennium and Charisma among Pathans, P-XV.
[11] Feroz Shah, Khola Vesh sematic law of distribution of land in tribes inaencient history custom and usage.
[12] Gul Muhammad, 1983. Tribal Settlement and Socio-Ecnomic Intigration among Bannu Pathan Tribes.

- یوسفزئی قوم میں دفتر کا حصہ ''تنپہ''اور پھر ''کھیل'' میں تقسیم ہوتا ہے۔ ہر خیل کے ''دفتر'' کو الگ الگ حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا جسے خیل یا گھرانوں کی سطح پر ''برخا'' کہا جاتا تھا۔
- یوسفزئی قوم کا نظام ویش تھیوری کی حد تک تو زیادہ جمہوری لگتا ہے لیکن یہ ایسے مسائل سے دوچار رہا ہے جو آبادی کے رویوں میں کشمکش کا باعث رہا ہے اور جس سے نقل و حرکت کی غیر یقینی صورت حال اور تنازعات کے امکانات بڑھے ہیں[13]۔
- یوسفزئی نظام ویش کو بعض لوگ مثبت اور بعض منفی قرار دیتے رہے ہیں۔
- شنواری، مہمند، افغانستان میں ننگرہار اور کنڑوادی میں بھی ویش کا نظام قائم رہا ہے۔ ان میں تین طرح کی ویش پائی جاتی تھی۔(1) خولہ ویش(گھرانوں کی اندرونی سطح کی ویش؛(2) مُلاتڑ ویش: لشکر کشی میں حصہ لینے والوں کی ویش؛(3) شجرہ ویش: نسبی اور خونی شجروں کے گروہوں کی ویش[14]۔
- پختونوں کی قدیم ویش ''خولہ ویش'' قسم کی تھی جس کی بنیاد پر شیخ آدم بن ملی نے سوات کے علاقوں میں شیخ مالی کا نظام رائج کیا[15]۔

کالاڈھاکا میں یوسفزئی قبائل کی ویش

1614ء کے زمانے میں آخوند سالاک اور یوسفزئی سردار بہاکو خان کے اشتراک سے کالاڈھا(تورغر) پر حملہ کر کے اس خطے میں آخری دارد حکمران ڈوماسنگ کی حکومت ختم کی گئی اور یہاں کے داردی لوگوں کی زمینوں اور املاک پر قبضہ کیا گیا[16]۔ اسی طرح 1703ء میں سید جلال بابا نے بالائی ہزارہ میں قدیم سواتی قبائل کے لشکر کے ساتھ حملہ کر کے مانسہرہ کے علاقے بشمول بٹگرام، تھاکوٹ کی زمینوں پر قبضہ کر کے پہلے سے آباد لوگوں کو بے دخل کر دیا۔ ان علاقوں میں بھی جو زمینیں دوبارہ تقسیم کی گئیں ان کی تقسیم کے لیے بھی اسی نظام ویش سے کام لیا گیا تھا۔ البتہ جلال بابا نے اپنے لیے مکمل چوتھائی حصہ لیا اور باقی زمینیں تمام قدیم سواتی قبیلوں میں تین حصے ویش کیے گئے۔

دارد شین ویش[17]	پختون ویش[18]
▪ شین ویش میں حصہ داری کے پیمانوں کی مثالیں 1000ء کی ہیں	▪ پختوں کے ہاں شیخ ملی نظام ویش سے پہلے خولہ ویش رائج رہی ہے
▪ ویش شدہ جائدات خریدنے سے حقوق ویش منتقل نہیں ہوتے۔	▪ کوئی بھی شخص شیئر خرید کر ویش میں داخل ہو سکتا ہے
▪ کوئی رُکن اپنے قبیلائی دائرہ سے خارج نہیں کیا جا سکتا خواہ وہ اپنی زرعی زمین فروخت کر چکا ہو	▪ یوسفزئی ویش میں اپنی جائداد/حصہ فروخت کرنے والا ویش سے خارج کیا جاتا ہے یعنی ویش کے حقوق ساقط ہو جاتے ہیں
▪ شین نظام ویش کا دورانیہ پانچ سے سات سال رہا ہے	▪ یوسفزئی ویش کا دورانیہ کم سے کم 12 سال رہا ہے
▪ تجارتی جنگلات تابین یا ذیلی قبیلہ کی ملکیت ہوتے ہیں، انفرادی یا خیل کی سطح	▪ زرعی زمین کے اوپر واقع جنگلات پر زرعی زمین کے مالک کا قبضہ ہوتا ہے

---

13 Dr. Adam Nayyar, 1988. Kala Dhaka, Lok Virsa Research Centre, Islamabad.

14 Kutz Rzehak, Doing Pashto: Pakhtoonwali as the Ideal Houourable and Tribal Life Among the Pashtun. P-6.

15 محمد ابراہیم عطایی، خیل او ویش، د اجتماعی علومو علمی او تحقیقی مرکز دا افغانستان د علومو اکیڈمی، ص: 38-

16 رازول کوہستانی، دارد ستان کے قبائل اور زبانیں(زیر تحریر)،

17 رازول کوہستانی، انڈس کوہستان: شین، یشکُن و کمین قبائل اور ان کا نظام معاشرت، 1998۔

18 ڈاکٹر آدم نیئر، کالاڈھاکا؛ فیڈرک بارتھ، دی لاسٹ والی آف سوات؛ اکبر ایس احمد، پختون اکانومی اینڈ سوسائٹی، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پروونس۔

پر ملکیت منتقل نہیں ہوتی	
▪ اضافی اناج کے حصول کے لیے کھل جیسی زمین کی مراعات اور نظام پایا جاتا ہے	▪ یوسفزئی ویش میں یہ مراعات حاصل نہیں اور نہ ہی اس کے استعمال کا دورانیہ اور دوبارہ گردش میں لانے کا طریقہ ہے
▪ شین ویش میں مرد، عورت اور بچہ /بچی کے لیے **باگوْ** ، **ٹگوْ** اور **اڑبگو** کا نظام پایا جاتا ہے (دورانیہ1000، 1500، 1800، 1992)	▪ یوسفزئی ویش میں عورت کا کوئی شیئرَ نہیں ہوتا بلکہ یہ حق صرف مردوں کو حاصل ہوتا ہے
▪ اجتماعی آمدن مفاداتی قبیلہ میں ہوریائنگ اصول پر تقسیم ہوتے ہیں	▪ اجتماعی آمدن کی تقسیم لینڈ ہولڈنگ کی بنیاد پر ہوتی ہے، زیادہ زمین والے کو زیادہ آمدن ملتی ہے
▪ زمین کا سب سے چھوٹا یونٹ ''رٹو'' کہلاتا ہے جو رٹ کا نصف ہوتا ہے اور اس میں کم از کم 16 حصے ہوتے ہیں۔	▪ زمین کا سب سے چھوٹا یونٹ ''پیسہ'' کہلاتا ہے جو 300 سو کنال کے برابر ہوتا ہے
▪ بانڈوْ کے وسائل کا ایک مستقل نظام اور ملکیت پایا جاتا ہے	▪ پختونوں کے ہاں ویش کی مختلف اقسام اور اصول ناپید ہیں
▪ شیئرَز قبیلہ کے گھرانہ کے سبھی افراد کو حاصل ہوتے ہیں	▪ شیئرَ صرف مرد کا شمار کیا جاتا ہے۔